Presented by: Rana Jabir Abbas

سرّ الشہادتین

شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی

ترتیب و حواشی نیّر ندیم

jabir.abbas@yahoo.com

ناشر

احباب پبلشرز لکھنؤ ۱۸

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ کریم و آلہ

سرّ الشہادتین

از

شاہ عبدالعزیز محدّث دھلوی

ترتیب و حواشی: نیّر ندیم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض گذاری

دینِ اسلام میں کسی خاص ملک و مقام کے لیے الگ مذہبی یا "قومی کلیسائی نظام" نہیں ہے۔ تاہم امتِ مسلمہ میں لسانی، نسلی، تاریخی، معاشرتی اور جغرافیائی اثرات کارفرما رہتے ہیں اور مختلف علاقوں میں مختلف مسالک بروئے کار آتے ہیں۔ ایران میں شیعیت نے عروج پایا۔ نجد میں وہابیت کو فروغ ہوا کسی ملک میں شافعی مسلک کا رواج ہے کسی میں حنفی اور کسی میں حنبلی۔ اگر اس نقطۂ نظر سے اسلامیانِ ہند کی اکثریت کے عقائد، فقہی روایات اور مذہبی میلانات پر غور کیا جائے اور قرآن، حدیث، فقہ، تصوف کے سلسلے میں مجموعی طور پر ایک دستور العمل اور خالص مذہبی نظام تلاش کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کے مرتب شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے اخلاف متعلقین ہیں۔

شاہ ولی اللہؒ کے ایک بیٹے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تھے جو اپنے زمانہ میں علماء اور مشائخ کے مرجع تھے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول عقائد،

علم، کلام، تاریخ وغیرہ کے ممتاز عالم ہونے کے علاوہ اپنے بہترین حافظہ، تعبیرِ خواب، وعظ، انشاء پردازی، مناظرہ اور مباحثہ میں ایک خاص مقام کے حامل تھے۔ ان کی تالیفات بہت سے علماء کے نزدیک قابلِ اعتماد ہیں۔

ان کی تصانیف و تالیفات میں درج ذیل کتب معروف ہیں۔

تفسیر فتح العزیز۔ (تفسیر عزیزی)

بستانِ محدثین عجالہ نافعہ (اصولِ حدیث میں)

میزان العقائد۔

فتاویٰ عزیزی۔

تحقیق الرؤیا (تعبیر خواب کے بارے میں)

ملفوظاتِ شاہ عبدالعزیز

تحفہ اثنا عشریہ

اور سر الشہادتین

شاہ عبدالعزیز دہلوی کی شہرت کا ایک سبب "تحفہ اثنا عشریہ" بھی ہے۔ اس کتاب نے برصغیر کی مذہبی فضا میں ایسی ہلچل مچادی کہ آج تک اسی کے اثرات محسوس کیے جاتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تالیف "تحفہ اثنا عشریہ" بعض انتہا پسند عناصر میں، ناصبیت کے فروغ کا باعث بنی۔ یعنی کچھ لوگوں نے شاہ صاحب کی اس کاوش قلمی کو اہلِ بیتِ رسولؐ کی دشمنی کا مظہر سمجھا۔ ظاہر ہے کہ شاہ صاحب عبدالعزیز محدث دہلوی یا ان کے خانوادے کا ہرگز ہرگز یہ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقصود نہیں تھا۔ شاید اسی لیے شاہ محدث دہلویؒ کو "سر الشہادتین" تحریر کرنا پڑی۔ جس میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے واقعات شہادت، ان کے مراتب عالیہ اور ان کی شان میں احادیث مبارکہ اجمال اور اختصار سے پیش کی گئیں۔ یہ کتاب اہلِ اسلام میں اس درجہ مقبول ہوئی کہ برِ صغیر میں بار بار اس کی طباعت ہوئی۔ حواشی لکھے گئے اور ترجمے کیے گئے۔

آج جب کہ اسلام کے ماننے والے بیرونی خطرات سے دوچار ہیں۔ اور ان کا باہمی اتحاد پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ زیرِ نظر کتاب شیعہ سُنی اتحاد اور دوستی کے باب میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کتاب سے مسلمانوں کے درمیان مفاہمت اور قربت کا روشن باب وا ہو سکتا ہے۔

مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی جو ضرورت فی زمانہ محسوس کی جاتی ہے اس کے لیے مولانا محمد طیب مہتمم دیوبند کا یہ ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیے کہ۔

"آج کے نازک دور میں جب کہ مسلمانوں کے سابقہ اختلافات کو بھی امکانی حد تک نقطۂ اعتدال پر لانے اور مسلمانوں کو وحدت کلمہ کی بنیاد پر متحد کرنے کی ضرورت تھی۔ مسلمانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ قدیم اور جدید اختلافات کی خلیج کو اور زیادہ وسیع کرنے کی نئی نئی صورتیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ جن سے مسلمانوں کا ضعف و انتشار اور بھی زیادہ بڑھتا جا رہا ہے۔

(شہید کربلا[3] و یزید)

اختلافات کی اس مسموم فضا میں صورت حال اتنی ناگفتہ بہ ہے کہ اگر کوئی

بندۂ خدا اتحاد بین المسلمین اور اعتدال و اخوت کی بات کرنا چاہتا ہے تو لوگ اس کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یا اس پر اعتبار کرنے میں تامل کرتے ہیں۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ سنہرے ماضی کے قصیدہ خوان تو ہیں لیکن نگاہ و جستجو سے محروم ہیں۔ بہر حال میرے دل میں یہ لگن تھی کہ ایسی کتابوں کی عام اشاعت ضروری ہے۔ ان دنوں یہ کتاب مشکل سے دستیاب ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اسے حاصل کر کے افادۂ خاص و عام کے لیے پیش کیا جا رہا ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"حسنؑ اور حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسناد و ماخذ

سرالشہادتین (دہلی۔ ۱۲۶۱ھ) سید علی اکبر
اظہار السعادت کے نام اس کا ترجمہ فارسی میں کیا۔ شاہ صا
کے ایک شاگرد مولوی سلامت اللہ کشفی نے سرالشہاد
کی شرح تحریر الشہادتین کے نام سے فارسی میں لکھ
جو ۱۸۸۲ء میں شائع ہوئی اور اس کے قلمی نسخے علی
اور بانکی پور کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اس کتاب
کی شہرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے
بہت سے شرحیں حواشی اور تراجم بار بار اشاعت پذیر
جن میں چند درج ذیل ہیں

۱۲۶۱ھ مکتبہ مصطفائی ـ ۱۲۸۶ھ مطبع نظا
کانپور ـ ۱۲۸۸ھ مطبع احمدی۔ اس کے علاوہ مطبع اخبار
مطبع نامی اور مطبع نولکشور سے بھی کئی بار شائع ہو
پاکستان میں ادارہ تعلیمات الہیہ کراچی اور ناصیہ پبلی
نے بھی اسے زیور طباعت سے آراستہ کیا۔
حدائق الحنفیہ اور مولوی فقیر محمد لاہوری اور تذکرہ

علمائے ہند (از مولوی رحمان علی) میں شاہ عبدالعزیز صاحب
کے تذکرے میں جہاں دیگر کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے ـــــ
دونوں جگہ سرالشہادتین کا نام بھی شامل ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"جس نے حسینؑ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے حسینؑ سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت رکھی"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِعْلَمْ رَحِمَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ الْكَمَالَاتِ الَّتِيْ تَفَرَّقَتْ فِي الْاَنْبِيَآءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَدِ اجْتَمَعَتْ فِيْ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ اُعْطِيَ الْخِلَافَةَ كَمَا اُعْطِيَ اٰدَمُ وَدَاوٗدُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُعْطِيَ
الْمُلْكَ كَمَا اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْحُسْنَ كَمَا اُعْطِيَ
يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْخُلَّةَ كَمَا اُعْطِيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَاُعْطِيَ الْكَلَامَ كَمَا اُعْطِيَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْعِبَادَةَ كَمَا
اُعْطِيَ يُوْنُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الشُّكْرَ كَمَا اُعْطِيَ نُوْحٌ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَقَدْ زِيْدَ لَهٗ كَمَالَاتٌ اُخَرُ مِنْ اَنْوَاعِ الْوِلَايَاتِ وَالْمَحْبُوْبِيَّةِ
الْمُطْلَقَةِ وَالْاِصْطِفَآءِ الْمُطْلَقِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقُرْبِ الْاَتَمِّ وَالشَّفَاعَةِ
الْعُظْمٰى وَالْجِهَادِ مَعَ اَعْدَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَمَالَاتِ
كَالْعِلْمِ الْوَسِيْعِ وَالْعِرْفَانِ الْاَتَمِّ وَالْقَضَآءِ وَالْفُتْيَا وَالْاِجْتِهَادِ

جو کمالات اور خوبیاں مختلف پیغمبرانِ کرام میں علیحدہ علیحدہ موجود تھیں وہ ہمارے پیغمبر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع ہو گئی تھیں۔ حضورِ اکرمؐ کو خلافت ملی جیسے حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ کو ملی تھی۔ حضرتؐ کو سلطنت ملی جیسے حضرت سلیمانؑ کو ملی تھی۔ حضورِ اکرمؐ میں خلّت تھی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں تھی۔ (خلّت ایسی سچی دوستی کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کا شکوہ اور ملال نہ ہو) اللہ تعالیٰ حضورِ اکرمؐ اور حضرت موسیٰؑ سے ہم کلام ہوا۔ آپ حضرت یونسؑ کی طرح عبادت گزار تھے۔ حضورِ اکرمؐ بہت شکر گزار تھے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام۔ حضورِ اکرمؐ میں اس سے بھی زیادہ کمالات تھے۔ ولایت، تصرفات ہر قسم کے۔ سب طرح کی محبوبیت ہر قسم کی مقبولیت۔ دیدارِ الٰہی۔ اللہ تعالیٰ سے قربت۔ شفاعتِ کبریٰ کی منزل پر فائز۔ کافروں سے جہاد۔ ان امور کے سوا اور بھی کمالات حضورؐ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَالْاِحْتِسَابِ وَالْبَرَاءَةِ وَغَيْرِهَا لٰكِنْ بَقِيَ لَهُ كَمَالٌ لَمْ يَحْصُلْ لَهُ
بِنَفْسِهٖ وَهِيَ الشَّهَادَةُ وَالسِّرُّ فِي الْعَدَمِ حُصُولِهَا لَهُ بِنَفْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَوِ اسْتُشْهِدَ فِي الْحَرْبِ لَاَدّٰى ذٰلِكَ اِلٰى كَسْرِ شَوْكَةِ
الْاِسْلَامِ وَاخْتِلَالِ الدِّيْنِ فِي نَظَرِ الْعَوَامِ وَلَوِ اسْتُشْهِدَ غِيْلَةً وَسِرًّا
كَمَا وَقَعَ لِبَعْضِ خُلَفَائِهٖ لَمْ يَشْتَهِرْ اَمْرُ شَهَادَتِهٖ بَلْ وَلَمْ تَتِمَّ الشَّهَادَةُ
لِاَنَّ تَمَامَ الشَّهَادَةِ اَنْ يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْكُرْبَةِ وَاَنْ يُعْقَرَ
جَوَادُهٗ وَيُلْقٰى جُثَّتُهٗ مَطْرُوْحَةً وَيُقْتَلَ حَوْلَهٗ جَمْعٌ كَثِيْرٌ مِّنْ اَعِزَّةِ اَصْحَابِهٖ
وَاَقَارِبِهٖ وَاَنْ يُنْهَبَ مَالُهٗ وَاَنْ تُؤْسَرَ نِسَائُهٗ وَاَيْتَامُهٗ كُلُّ ذٰلِكَ
فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ فَاقْتَضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُلْحَقَ هٰذَا الْكَمَالُ
الْعَظِيْمُ بِسَائِرِ كَمَالَاتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ وَانْقِضَاءِ اَيَّامِ خِلَافَةِ الَّتِيْ
تَنَافِي الْمَغْلُوْبِيَّةَ وَالْمَظْلُوْمِيَّةَ بِرِجَالٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ بَلْ بِاَقْرَبِ
اَقَارِبِهٖ وَاَعَزِّ اَوْلَادِهٖ مِمَّنْ يَكُوْنُ فِيْ حُكْمِ اَبْنَائِهٖ حَتّٰى يَلْحَقَ
حَالُهُمْ بِحَالِهٖ وَيَتِمَّ كَمَالُهُمْ فِيْ كَمَالِهٖ فَتَوَجَّهَتْ

کی ذات میں تھے۔ بے شمار علوم، انتہائی درجہ کا عرفان۔ جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنا بلکہ خط امتیاز کھینچنا۔ فتوے دینا، اجتہاد، احتساب اور قرأت وغیرہ۔ مگر ایک کمال باقی رہ گیا تھا وہ تھا شہادت کا مرتبہ یہ کمال حضورؐ کو بذات خود حاصل نہیں تھا۔ اس میں بھی ایک راز تھا وہ یہ کہ اگر حضور اکرمؐ کسی جنگ میں شہید ہو جاتے تو اسلام کی شوکت متاثر ہوتی۔ دین میں خلل پڑتا۔ اگر لاعلمی میں آپ شہید ہو جاتے (جیسے کہ حضور اکرمؐ کے بعض خلیفہ شہید ہوئے) تو آپ کی شہادت مشہور نہ ہوتی بلکہ اسے مکمل شہادت بھی نہ کہا جا سکتا۔ اس وجہ سے کہ مکمل شہادت اسی کا نام ہے کہ آدمی مسافری اور مشقت میں مارا جائے۔ اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جائیں۔ اس کی لاش میدان میں پڑی رہے۔ اس کے چاروں طرف اس کے معزز دوست اور اقرباء مارے جائیں اس کے اموال لوٹے جائیں۔ اس کی ناموس اور یتیم بچے قید میں گرفتار ہوں اور یہ سب مصائب صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں۔ حکمت الٰہی اور کارسازی نے یہ پسند کیا کہ یہ کمال بھی حضورؐ کو مل جائے۔ اور آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کو ملے۔ حضور اکرمؐ کے دنیا سے پردہ کرنے کے بعد دورِ خلافت گزرا مظلومیت اس کی مناسب نہیں ہے جو بالواسطہ ہو بلکہ اس کی مظلومیت مناسب تھی جو بلاواسطہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں میں ہو۔ آپؐ کی اولاد میں بہت عزیز ہو۔ جس کی منزلت کا رتبہ فرزند کے برابر ہو تاکہ انھیں کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حال حضورؐ کے حال میں شامل سمجھا جائے اور اس کا کمال حضورؐ کا
کمال گردانا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت نے اس امر پر توجہ کی اور
حسنین علیہما السلام کو اپنے نانا کی نیابت عطا کی۔ یہ آئینے ہیں پرتو
کمالِ محمدیؐ کے یہ دونوں۔ دو رخسار ٹھہرائے گئے حضور اکرمؐ کے جمال
کے۔ چونکہ شہادت دو قسم کی مقرر کی گئی تھی۔ ایک پوشیدہ اور ایک
مکمل طور سے ظاہر جو سب پر آشکار ہو۔ پہلی قسم کی شہادت ایک
مخفی عمل تھا اس لیے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کبھی اس کا ذکر
نہیں کیا۔ اور جب شہادت ہوئی (امام حسن علیہ السلام) تب بھی
مشتبہ رہا۔ یہ امر بیوی کے ہاتھ واقع ہوا۔ حالاں کہ یہ رشتہ محبت
سے عبارت ہے نہ کہ دشمنی سے۔ یہ سب اسی سبب سے ہوا کہ یہ
شہادت پوشیدہ رکھی گئی تھی۔ اس کی بنیاد ہی پوشیدگی پر تھی اسی
وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی خبر نہیں دی۔
نہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بتائی اور نہ کسی
اور نے یہ خبر پہنچائی تھی۔ چھوٹے صاحبزادے (امام حسینؑ) دوسری
قسم کی شہادت کے لیے مخصوص ہوئے اس کی بنیاد شہرت اور اعلانیہ
تھی۔ سب سے پہلے وحی میں بزبان حضرت جبرئیل علیہ السلام اس
کا ذکر ہوا۔ فرشتوں کی زبان پر یہ بات آئی پھر مقامِ شہادت اور زمانہ
شہادت کی خبر دی گئی۔ اس بات کو بہت زیادہ شہرت مل گئی۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسی بات کا ذکر علی الاعلان صفین کے سفر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

عناية الله تعالى بعد انقضاء ايام الخلافة الى هذا الالحاق
فاستنابت الحسنين عليهما السلام مناب جدهما عليه افضل
الصلوات والتحيات وجعلتهما مرآتين لكمال خلقته وخدين
لجماله ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر
وشهادة علانية قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم
الاول ولما كان امرها مستورا لم يظهر لها ذكر في الوحي ولم
امرها عند الوقوع ايضا حتى وقعت على يدي زوجته والزوجة
من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك لانه مبني على
الستر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي صلى الله عليه وسلم
ولا امير المؤمنين رضي الله تعالى عنه ولا غيرهما واختص
السبط الاصغر بالقسم الثاني ولما كان مبنى امره على
الشهرة والاعلان انزل اولا في الوحي على لسان جبرئيل
عليه السلام وغيره من الملائكة ثم بتعيين المكان وتسميته

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَتَعْيِينِ الزَّمَانِ وَهُوَ رَأْسُ السِّتِّينَ ثُمَّ اشْتَهَرَ أَمْرُهُ وَأُعْلِنَ
ذِكْرُهُ عَلَى لِسَانِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِي سَفَرِهِ إِلَى
صِفِّينَ ثُمَّ لَمَّا وَقَعَتْ وَاقِعَةُ الشَّهَادَةِ اشْتَهَرَ أَمْرُهَا بِانْقِلَابِ
التُّرْبَةِ دَمًا وَإِمْطَارِ الدَّمِ مِنَ السَّمَاءِ وَهَتْفِ الْهَوَاتِفِ بِالْمَرَاثِيْ
وَنَوْحِ الْجِنِّ وَبُكَائِهِمْ وَطَوَافِ السِّبَاعِ حَافِظَاتِ الْجُثَّتِهِ وَ
دُخُولِ الْحَيَّاتِ فِي مَنَاخِرِ قَاتِلِيهِ إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَسْبَابِ
الشُّهْرَةِ لِيَطَّلِعَ الْحَاضِرُونَ وَالْغَائِبُونَ عَلَى وُقُوعِهَا بِإِبْقَاءِ
الْبُكَاءِ وَالْحُزْنِ الْمُسْتَمِرِّ وَتَذَكُّرِ تِلْكَ الْوَقَائِعِ الْهَائِلَةِ فِي
أُمَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَدْ بَلَغَتْ نِهَايَةَ الشُّهْرَةِ فِي الْمَلَاءِ الْأَعْلَى
وَالْأَسْفَلِ وَالْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ
إِذَا تَمَهَّدَتْ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَةُ فَلْنَذْكُرْ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ مَعَ
الْإِشَارَةِ إِلَى مَا مَهَّدْنَا مِنَ الْمُقَدِّمَةِ فَنَقُولُ أَمَّا كَوْنُ السِّبْطَيْنِ
ابْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ وَجْهَانِ الْأَوَّلُ أَنَّ

بیں کیا۔

جب شہادت کا واقعہ وقوع پذیر ہوا تو اس کی شہرت اس طرح ہوئی کہ مٹی خون بن گئی۔ آسمان سے خون کی بارش ہوئی۔ غیبی آواز سے مرثیے سنے گئے۔ جن روئے اور انھوں نے نوحہ کیا۔ درندے آپ کی لاش کی نگہبانی کے لیے لاش کے گرد چکر لگاتے تھے۔ آپ کے قاتلوں کے نتھنوں میں سانپ گھسے۔ اس کے علاوہ بھی اس واقعہ کی شہرت پانے کے اور بھی اسباب تھے۔ تاکہ حاضر اور غائب سب لوگ اس جاں گداز واقعہ سے باخبر ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت میں تاحیات اس رنج وغم اور دردناک مصائب کا تذکرہ اسی شہادت ظاہری کا اثر ہے۔ اسی شہادت کا شہرہ عالم بالا میں ہے اور عالم خاک میں بھی۔ عالم غیب اور عالم ظاہر خواہ انسان ہوں یا جن صاحب زبان ہوں یا خاموشی ان کا مقدر ہو۔ اس تمہید کے بعد ان واقعات کا ذکر لازم ہے۔ جن کا ارشاد تمہید میں ذکر کیا گیا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ دونوں نواسوں کو حضور کا بیٹا ہونا دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے۔ اول یہ کہ نواسا بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اسی لیے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کہلاتے ہیں۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے دونوں کو بیٹا فرمایا تھا۔ بہت سی روایتوں سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

البنت له حكم الابن ولقد بعث عيسى عليه السلام في بني اسرائيل

والثاني التبني فقد ثبت بطرق متعددة ان النبي صلى الله عليه

وسلم قال هما ابناي وروى احمد في مسنده عن ابي اسحق

السبيعي عن هاني ابن هاني عن امير المؤمنين علي كرم الله وجهه

قال لما ولد الحسن رضي الله تعالى عنه جاء رسول الله عليه

وسلم فقال اروني ابني ما سميتموه قلت سميته حربا فقال

بل هو حسن فلما ولد الحسين قال اروني ابني ما سميتموه

قلت حربا قال بل هو حسين فلما ولد الثالث قال اروني ابني ما سميتموه

قلت حربا قال بل هو محسن ثم قال اني سميتهم باسماء ولد هارون شبر

وشبير ومشبر واخرجه الطبراني في الكبير والدارقطني في الافراد

والحاكم والبيهقي وابن عساكر كلهم عن علي كرم الله وجهه واخرج

البغوي والطبراني عن سلمان رضي الله تعالى عنه مثله وفي

القاموس شبر كبقم وشبير كقمير ومشبر كمحدث ابناء

(امام حسن اور امام حسین) میرے بیٹے ہیں۔

احمد نے اپنی مسند میں روایت کی ہے کہ ابو اسحٰق سبیعی نے ہانی ابن ہانی سے اور انھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو دکھلاؤ۔ تم نے کیا نام رکھا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے حرب نام رکھا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کا نام حسن ہے۔ جب امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضور نے فرمایا۔ میرے بیٹے کو دکھاؤ۔ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ "حرب"۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا نام حسین ہے۔ اور پھر جب تیسرے صاحب زادے پیدا ہوئے حضور اکرم نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو دکھاؤ۔ اور تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ حرب۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اس کا نام محسن ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے ان کے نام ہارون کی اولاد کے نام پر رکھے ہیں۔ یعنی شبر، شبیر اور مشبر۔

اسی روایت کو طبرانی نے "معجم الکبیر" میں دار قطنی نے کتاب الافراد میں حاکم، بیہقی اور ابن عساکر سب کے سب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے۔ بغوی اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هارون عليه السلام واما كونهما مرتضيين كملاحظته صلى الله
عليه وسلم فمن وجهين الاول من جهة السيادة المطلقة
فقد اخرج النسائي والروياني والضياء عن حذيفة وابو يعلى
عن ابي سعيد وابن ماجة عن ابن عمر وابن عدي عن ابن
مسعود وابو نعيم بن علي والطبراني في الكبير عن عمر
وجابر والبراء واسامة بن زيد ومالك ابن الحويرث
والديلمي عن انس وابن عساكر عن عائشة وابن عمر وابن
عباس وابي رمثة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابن ماجة
وغيره وابوهما خير منهما وعند الطبراني وابوهما افضل
منهما وزاد الحاكم وابن حبان وغيرهما الا ابني الخالة
عيسى ابن مريم ويحيى ابن زكريا ومن متفرعات هذه
المرآتية كون محبتهما محبته وبغضهما بغضه صلى الله عليه

طبرانی نے اسی مفہوم کو حضرت سلیمان فارسی رضؓ سے روایت کیا ہے

حسنینؑ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرتو جمال کا آئینہ ہونا دو دلیلوں سے ثابت ہے پہلی بات یہ ہے کہ یہ سیادت مطلقہ ہے۔ روایت کی ہے نسائی نے، رویانی نے اور ضیا نے حضرت حذیفہ رضؓ سے' ابو لعلی نے ابو سعید سے' ابن ماجہ نے ابن عمر رضؓ سے اور ابن عدی نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے' ابو نعیم نے علی مرتضیٰ رضؓ سے طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق رضؓ سے جابر، براء، اسامہ بن زید رضؓ، مالک ابن حویرث اور دیلمی نے انس رضؓ سے۔ ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضؓ، عبداللہ ابن عمر رضؓ عبداللہ ابن عباس رضؓ اور ابی رمثہ سے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حسنؑ اور حسین رضؓ جوانانِ جنت کے سردار ہیں"

ابن ماجہ نے اس روایت میں یہ بھی مزید کہا ہے کہ ان کے والد ان دونوں سے بہتر ہیں۔ طبرانی نے لکھا ہے کہ والد ان دونوں کے ان سے افضل تر ہیں۔ حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ سوائے دو خالہ زاد بھائیوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ ابن زکریا کے۔ اس آئینہ محمدیؐ ہونے کا یہ اثر ہے کہ محبت حسینؑ محبت رسولؐ خدا ہے۔ اور ان کی عداوت گویا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت ہے۔ ابن عساکر وغیرہ نے عبداللہ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَعَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَغَيْرِهٖ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي
وَالثَّانِي مِنْ جِهَةِ مُشَابَهَةِ الصُّوْرَةِ فَإِنَّهُمَا كَانَا كَالتَّصْوِيْرِ
لَهٗ فِي الظَّاهِرِ أَيْضًا فَقَدْ أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ
أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُفَصَّلًا بِالتِّرْمِذِيِّ
عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ وَصَحَّحَهٗ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ
أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ
وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا
وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے حسینؑ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی۔ اور جس نے ان سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت رکھی۔

حسنینؑ کو حضورؐ سے مشابہت ظاہری بھی تھی گویا کہ دونوں نواسے حضور اکرمؐ کی تصویر ظاہری بھی تھے۔ بخاری نے انسؓ سے روایت کی ہے کوئی بھی حضرت سے مشابہ نہیں تھا بجز امام حسن اور حسین علیہما السلام میں بھی زیادہ مشابہت تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث ترمذی نے جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بہت مفصل نہایت صحیح نقل کی ہے کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ ہیں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسینؑ بہت مشابہ ہیں حضرت نبیؐ کے سینے کے قدم تک

روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؑ کو اٹھا لیا اور حسینؑ کو اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو مجھ کو دوست رکھے گا اور ان کے ماں باپ کو دوست رکھے گا تو وہ شخص روز قیامت میرے ساتھ ہوگا کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ نے پندرہ حج پا پیادہ کیے آپ کے اپنے کوتل گھوڑے آگے چلے جاتے تھے۔ دوبار تمام مال و اسباب خدا کی راہ میں دے ڈالا۔ تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا میں تقسیم کیا۔ یہاں تک کہ ایک جوڑا دے ڈالا اور ایک رکھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشرة حجة
ماشيا ونجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله لله مرتين
وقاسم لله ماله ثلاث مرات حتى انه كان يعطي نعلا ويمسك
نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا كان وفاته رضي الله تعالى
عنه سنة تسع واربعين على ارجح الاقوال في اول او في
اخر صفر وهو المشهور وسبب موته ان زوجته جعدة
بنت الاشعث بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية
وكان يزيد ضمن لها ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن
رضي الله تعالى عنه اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة
الى يزيد تسئله الوفاء بما وعدها فقال انا لم نكن نرضاك
للحسن افنرضاك لانفسنا فصارت ممن خسر الدنيا والاخرة
ذلك هو الخسران المبين وكان مرضه الاسهال الكبدي
وتقطع الامعاء ولما حضرته الوفاة جاء الحسين رضي

ایک موزہ دے ڈالا اور ایک رکھا۔

امام حسنؑ کی وفات ۴۹ھ میں ہوئی۔ اول یا آخر صفر میں۔ اور یہی مشہور ہے کہ امام حسنؑ کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ آپ کی ایک بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے یزید شقی بن معاویہ کے فریب دینے پر امامؑ کو زہر دے دیا۔ یزید نے اس امر پر اس سے نکاح کا وعدہ کیا تھا۔ (کہ وہ حسنؑ کو زہر دے دے) اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ حسنؑ چالیس روز بیمار رہے اور پھر انتقال فرمایا۔ اس کے بعد جعدہ نے یزید پلید کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے۔ تو یزید نے جواب دیا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں تھی کہ حسنؑ کے پاس رہے؟ ہم اپنی جان کی خاطر کب راضی ہوں گے۔ وہ کم بخت ان لوگوں میں ہوئی جنہوں نے دین اور دنیا دونوں برباد کیے اور یہ نقصان ہے صریح۔ آپ کی بیماری یہ تھی کہ جگر اور انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلتے تھے۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر دریافت کیا کہ اے بھائی یہ حرکت کس نے کی ہے۔ امام حسنؑ نے فرمایا تم اس کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ امام حسینؑ نے فرمایا جی ہاں۔ امام حسنؑ نے فرمایا کہ اگر وہی میرا قاتل ہے جس پر مجھے شک ہے تو اللہ بڑا سخت بدلہ لے گا۔

اور اگر وہ قاتل نہیں ہے جس پر گمان ہے تو میں نہیں چاہتا کہ تم میرے لیے ایک بے گناہ کو مارو۔ امام حسنؑ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے کئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ تعالیٰ عنہ فقال ای اخی من صاحبک قال ترید قتلہ
قال نعم قال لئن کان صاحبی الذی اظن اللہ اشد لہ
نقمۃ وان لم یکنہ ما احب ان تقتل لی بریئا ثم قال
لقد سقیت السم مرارا وما سقیتہ مرۃ اشد من ہذہ
وکان عمرہ الشریف خمسۃ واربعین سنۃ وستۃ اشہر
الا ایاما وقد ولد للنصف من شعبان سنۃ ثلث من
الہجرۃ علی الصحیح وقیل فی رمضان ہذا اما یتعلق
بالشہادۃ السریۃ التی اختص بہا السبط الاکبر واما
الشہادۃ الجہریۃ التی اختص بہا السبط الاصغر فہی
من اکبر الوقایع المشہورۃ وسبب شہرتہا کونہا جہریۃ
وسببہا انہ لما تملک یزید وتسلط وذلک فی رجب
سنۃ ستین بدمشق کتب الی الاقالیم لاخذ البیعۃ
لہ وکتب الی عاملہ بالمدینۃ الولید بن عقبۃ ان یاخذ

بار زہر دیا گیا مگر اس قدر سخت زہر کبھی نہیں دیا گیا تھا۔ آپ کا سن مبارک ساڑھے چھیالیس سال سے کچھ دن کم تھا۔ آپ ۱۵ شعبان ۳ ہجری میں پیدا ہوئے بعض روایت میں آیا کہ رمضان میں پیدا ہوئے۔ یہ شہادت کا ماجرا مخفی تھا جس کا تعلق بڑے صاحبزادے سے تھا۔ جو شہادت چھوٹے صاحبزادے سے مخصوص ہوئی وہ بہت مشہور ہے۔ سبب ہی یہ ہے کہ یہ شہادت ظاہری ہے۔ جب کہ یزید پلید ماہ رجب ۶۰ھ میں شہر دمشق میں مالک اور بادشاہ بنا تو اس نے بیعت کے لیے سب علاقوں میں مراسلے بھیجے۔ اس نے عامل مدینہ ولید بن عقبہ کو لکھا کہ وہ امام حسین علیہ السلام سے بیعت طلب کرے۔ حسین علیہ السلام نے اس سے انکار کیا۔ کیوں کہ یزید فاسق، شرابی اور ظالم تھا۔ امام حسین علیہ السلام نے مکے کی جانب کوچ کیا۔ امام حسین نے مکے میں قیام فرمایا۔ یہ خبر اہل کوفہ کو معلوم ہوئی تو وہاں کے مختلف گروہوں نے متحد ہو کر امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ آپ ہمارے پاس آکر قیام کریں۔ ہم جان اور مال سے آپ کی مدد کریں گے اس میں انھوں نے بہت مبالغہ بھی کیا۔ آپ کو خطوط کا تانتا بندھ گیا۔ آپ کو جب ڈیڑھ سو خطوط مختلف فرقوں اور گروہوں کی جانب سے ملے تو امام نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیجا اور اہل کوفہ کو لکھا کہ وہ مسلم کی حمایت اور تائید کریں۔ حضرت مسلم کوفہ میں مختار بن عبید کے گھر اترے۔ بارہ ہزار آدمیوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

البيعة من الحسين عليه السلام فامتنع الحسين عليه السلام
من بيعته لانه كان فاسقا مدمنا الخمر ظالما وخرج الحسين
الى مكة لاربع خلون من شعبان فدخل مكة واقام
بها ولما وصل الخبر الى اهل الكوفة اتفق منهم جمع كثير
وكتبوا الى الحسين عليه السلام يدعونه اليهم ويدلسون
له بالقيام بين ايديهم بانفسهم واموالهم وبالغوا في ذلك
وتتابعت اليه نحو مائة وخمسين كتابا من كل طائفة وجماعة
فسير اليهم ابن عمه مسلم بن عقيل وحثهم على نصرته و
حمايته فلما وصل مسلم الكوفة نزل في دار المختار بن عبيد وبايع
الحسين على يديه خلق كثير اكثر من اثنى عشر الفا فاطلع على
ذلك النعمان بن بشير والي الكوفة من جانب يزيد وكان صحابيا
فهدد الناس على ذلك لكن اكتفى بمجرد التهديد ولم يتعرض
لاحد فكتب مسلم بن يزيد الحضرمي وعمارة بن الوليد بن

نے حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس امر کی اطلاع کوفہ کے
حاکم نعمان بن بشیر کو ہوئی۔ وہ یزید کی جانب سے کوفہ کے حاکم
تھے اور صحابی بھی شمار ہوتے تھے۔ انھوں نے لوگوں کو ڈرایا دھمکایا
اس کے علاوہ کوئی تعرض نہیں کیا۔ ایک شخص مسلم بن حضرمی اور عمارہ
بن ولید بن عقبہ نے حضرت مسلم کے بیعت کا احوال یزید کو لکھ بھیجا۔
انھوں نے نعمان بن بشیر کی غفلت برتنے کا حال بھی لکھا۔ یزید نے
نعمان بن بشیر کو معزول کر کے اس کی جگہ عبداللہ بن زیاد کو حاکم مقرر
کیا جو بصرہ کا حاکم تھا۔ عبداللہ نے حجازی لباس زیب تن کیا اور
امام حسینؑ کا روپ دھار کر رات کو جنگل کی جانب سے شہر میں داخل
ہوا۔ لوگوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اندھیری رات تھی۔ لوگ اسے سلام
کرتے تھے اور آگے آگے ہجوم تھا اور کہتے تھے اے فرزند رسول
آپ کا آنا مبارک ہو۔ عبداللہ خاموشی سے چلتا رہا اور حاکم کی قیام گاہ
تک پہنچ گیا۔ صبح ہوئی تو اس نے لوگوں کو جمع کیا۔ ان کے سامنے
حکومت کا اجازت نامہ پڑھا اور انھیں بہت ڈرایا دھمکایا۔ یزید کی
مخالفت کرنے پر دھمکیاں دیں۔ اور حضرت مسلم کے حامیوں میں
پھوٹ ڈال دی۔ اس کے لیے اس نے حیلے اور تدبیر دونوں سے کام
لیا۔ مسلم بن عقیل ہانی بن عروہ کے گھر پوشیدہ ہو گئے۔ عبداللہ بن زیاد
نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج لے کر ہانی کے گھر بھیجا۔ اس
نے ہانی کو گرفتار کر لیا اور انھیں قید کر لیا۔ اس کے بعد کوفہ کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقبته الى يزيد يخبره انه عن امر مسلم وميل اهل الكوفة اليه
وتغافل النعمان بن بشير عنه فعزل يزيد النعمان وولى مكانه
عبيد الله بن زياد وكان واليا على البصرة فتوجه عبيد الله بن
زياد من البصرة الى الكوفة ودخلها ليلا من جهة البادية في
لباس اهل الحجاز واوهم انه الحسين عليه السلام فاستقبله الناس
في ظلمة الليل وسلموا عليه ومشوا بين يديه وقالوا مرحبا بك
يا ابن رسول الله قدمت خير مقدم فسكت حتى دخل دار الامارة
فلما اصبح جمع الناس وقرء عليهم منشور الامارة وهددهم
وحذرهم عن مخالفة يزيد وفرق جماعة مسلم بن عقيل بالحيلة
والتدبير واختفى مسلم في دار هانی بن عروة فارسل عبيد الله محمد
بن اشعث مع فوج الى دار هانی بن عروة فحبسه و
حبس جميع رؤساء الكوفة بشدة في القصر واتى الخبر مسلما
فنادى بشعاره فاجتمع معه اربعون الفا واحاطوا حول القصر

دیگر رؤسا اور شیوخ بھی قید کر دیے گئے اور انھیں دارالامارہ میں
قید کر لیا گیا۔ یہ اطلاعات حضرت مسلم تک پہنچیں تو انھیں نے اپنے
حامیوں کو جمع کیا۔ ان کے چالیس ہزار حامیوں نے اس محل کو گھیر
لیا جہاں رئیسان شہر قید کیے گئے تھے۔ عبیداللہ نے مقید رؤساء
کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے لوگوں کو سمجھائیں اور انھیں مسلم کی رفاقت
سے روکیں۔ رئیسوں کے سمجھانے پر لوگ تتر بتر ہو گئے۔ شام تک
حضرت مسلم کے ساتھ صرف ۵ سو آدمی رہ گئے تھے۔

اور جب اندھیرا ہوا تو وہ بھی فرار ہو گئے اور حضرت مسلم تنہا رہ
گئے۔ حضرت مسلم متحیر ہوئے۔ ایک عورت کے گھر پہنچے اور پانی
مانگا۔ اس نیک بخت عورت نے حضرت کو پانی پلایا اور اپنے گھر میں
پناہ دی۔ اس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا کارندہ تھا۔ اس نے
محمد بن اشعث کو اطلاع دی۔ اس نے عبداللہ بن زیاد کو باخبر کیا۔
عبداللہ بن زیاد نے کوتوال کوفہ عمر ابن حریث اور محمد ابن اشعث کو بھیجا۔
انھوں نے مسلم کی پناہ گاہ کو گھیر لیا۔ مسلم تلوار لے کر نکلے اور قتال کرنے
لگے۔ محمد ابن اشعث نے حضرت مسلم کو امان دی۔ اور مسلم کو عبیداللہ بن
زیاد کے پاس لے گیا۔ اس شقی نے حضرت مسلم کو قتل کر دیا اور
ان کی لاش لوگوں کے سامنے پھینک دی۔ اس نے ہانی کو سولی پر
لٹکا دیا۔ یہ واقعہ ۳ ذی الحجہ ۶۰ھ کا ہے۔ ابن زیاد نے حضرت مسلم
کے دونوں بیٹوں محمد اور ابراہیم کو بھی شہید کر دیا۔ جس دن مسلم شہید

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فامر عبید الله الاسارٰی من رؤساء الکوفۃ ان یکلموا
عشائرھم و یردوھم عن رفاقۃ مسلم تکلموا ھم فتفرقوا
کلھم و امسی مسلم فی خمس مائۃ فلما اختلط الظلام ذھب
اولئک ایضا و بقی مسلم وحدہ فتردد فی الطریق فاتی منزل
امراۃ فاستسقاھا فسقتہ و ادخلتہ فی منزلھا و کان ابنھا
مولی محمد بن الاشعث فانطلق فاخبر محمدا و اخبر محمد
عبید الله فبعث عبید الله عمرو بن حریث صاحب الشرط
و محمد بن الاشعث فاحاطا بالدار فخرج مسلم بسیفہ یقاتلھم
فاتاہ محمد بن الاشعث الامان فجاء بہ الی عبید الله فضرب
عنقہ والقی جثتہ الی الناس و صلب ھانئا و کان ذلک
لثلث خلون من ذی الحجۃ سنۃ ستین من الھجرۃ و قتل
عبید الله محمدا و ابراھیم ابنی مسلم ایضا معہ و فی ذلک الیوم
خرج الحسین علیہ السلام من مکۃ الی الکوفۃ و قیل کان

ہوئے اسی دن امام حسینؑ نے مکے سے کوفہ کی جانب کوچ کیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ امام ۸ ذی الحجہ کو روانہ ہوئے۔ امامؑ کی روانگی کا سبب یہ تھا کہ مسلم بن عقیل نے جلد تشریف لانے کی تاکید کی تھی۔ جب آپ نے چلنے کی تیاری کی تو عبداللہ بن عباسؓ عبداللہ بن عمرؓ جابرؓ ابوسعید خدریؓ اور ابو واقدؓ نے انھیں سفر کرنے سے منع کیا۔ آپ نے کسی کی بات تسلیم نہیں کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد علی مرتضیٰؑ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ ایک مینڈھے کے سبب کعبہ کی بے حرمتی ہوگی۔ اور کہیں میں ہی وہ مینڈھا ثابت نہ ہوں۔ امامؑ نے اپنے خدام اہل خانہ اور غلاموں کے ساتھ سفر کی تیاری کی۔ ان کی تعداد بیاسی تھی۔ آپ نے راستے میں مسلم کی شہادت اور مسلم کے حمایتوں کے درمیان تفرقہ کی خبر سنی۔ آپ نے واپسی کا ارادہ کیا تو مسلم کے بھائی کہنے لگے کہ ہم واپس نہیں لوٹیں گے۔ بلکہ اپنا بدلہ لیں گے یا قتل ہو جائیں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ تمھارے بعد زندگی میں کوئی لطف نہیں ہے۔ امامؑ کوفہ کی جانب عازم سفر ہوئے جب کوفہ دو منزل دور رہ گیا تو حر بن یزید ریاحی راہ میں ملا۔ اس کے ساتھ ایک ہزار سوار کا لشکر تھا۔ یہ ابن زیاد کے حامی تھے۔ حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہا کہ مجھے عبداللہ بن زیاد نے بھیجا ہے اور مجھے حکم ہے کہ میں آپ کو اس کے پاس لے جائے بغیر نہیں چھوڑوں۔ واللہ میں مجبور ہوں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خروجه يوم التروية وكان سبب خروجه ان مسلم بن عقيل
كان قد كتب اليه يلتمس قدومه ولما تجهز بالخروج منعه عن
ذلك ابن عباس وابن عمر وجابر وابو سعيد الخدري وابو
واقد الليثي فلم يعتبر بمنعهم وقال اني سمعت ابي يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان كبشا
يستحل به مكة فلا اكون انا ذلك الكبش وسار معه اثنين و
ثمانين نفسا من اهلبيته وشيعته ومواليه فسمع في اثناء
الطريق بقتل مسلم وتفرق جماعته فقصد الرجوع فقال بنوا
عقيل والله لا نرجع حتى نصيب بثارنا او نقتل فقال الحسين
عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم ثم سار نحو العراق حتى
اذا كان على مرحلتين من الكوفة لقيه الحر بن يزيد الرياحي
ومعه الف فارس من اصحاب ابن زياد شاكي السلاح فقال
للحسين عليه السلام ان عبيد الله ابن زياد قد ارسلنا اليك

امام نے فرمایا کہ میں اس شہر میں خود نہیں آیا۔ میرے پاس بہت سے خطوط اور پیغام اس شہر سے پہنچے ہیں۔ تم اہلِ کوفہ میں سے ہو۔ اگر تم اپنی بیعت اور اقرار پر قائم ہو تو میں تمھارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ ورنہ میں واپس پلٹ جاتا ہوں۔ حُر نے کہا کہ مجھے نہ خطوط کا علم ہے نہ پیغاموں کو جانتا ہوں۔ میں واپس کوفہ بھی نہیں جا سکتا۔ میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں آپ کو ابنِ زیاد کے پاس لے کر ہی جاؤں گا۔ اس کے علاوہ بھی مزید بات چیت ہوئی۔

امام حسینؑ نے کوفہ کی بجائے کربلا کا راستہ اختیار کیا اور کربلا میں دوسری محرم کو اُترے۔ جب آپ کربلا پہنچے تو اس جگہ کا نام معلوم کیا۔ لوگوں نے کہا کہ اسے کربلا کہتے ہیں۔ فرمایا یہ جگہ رنج اور بلا کی ہے۔ سب لوگ اُترے۔ ساز و سامان اُتارا گیا۔ حُر کا لشکر بھی امام حسینؑ کے سامنے اُترا۔ ابنِ زیاد نے ایک خط امام حسینؑ کو بیعتِ یزید کے لیے لکھا۔ جب خط حضرت امام حسینؑ کو ملا اور انھوں نے پڑھا اور ایک طرف ڈال دیا۔ آپ نے ایلچی سے کہا اس کا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ ایلچی ابنِ زیاد کے پاس واپس لوٹا۔ ابنِ زیاد جواب سُن کر غصّے سے بھڑک اُٹھا۔ اس نے لوگ جمع کیے لشکر اکٹھا کیا اور اس کا سپہ سالار عمر ابن سعد کو بنایا۔ عمر اس وقت "رے" کا حاکم تھا۔ اس نے امام سے لڑائی کے لیے جانے سے پہلو تہی کا اظہار کیا۔ ابن زیاد نے کہا کہ یا تو لڑائی کے لیے جانا ہوگا یا "رے" کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَاَمَرَنِي اَنْ لَا اُفَارِقَكَ حَتّٰى اُقْدِمَكَ اِلَيْهِ وَاَنَا وَاللّٰهِ كَارِهٌ

فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّي لَمْ اَقْدَمْ هٰذَا الْبَلَدَ حَتّٰى اَتَتْنِي

كُتُبُ اَهْلِهِ وَقَدِمَتْ عَلَيَّ رُسُلُهُمْ وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

فَاِنْ دُمْتُمْ عَلٰى بَيْعَتِكُمْ دَخَلْتُ مِصْرَكُمْ اَنْصُرُكُمْ وَاِلَّا

اِنْصَرَفْتُ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَا الرُّسُلَ

وَاِنْ يُمْكِنُنِي الرُّجُوْعُ اِلَى الْكُوْفَةِ فَلَا اُفَارِقُكَ حَتّٰى اُقْدِمَ

بِكَ اِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا فَانْحَرَفَ الْحُسَيْنُ

عَنْ طَرِيْقِ الْكُوْفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَاءَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ مِنَ

الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَلَمَّا نَزَلَ بِهَا سَاَلَ عَنْ

اِسْمِهَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَوْضِعُ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ

كَرْبٍ وَبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُّوا الْاَثْقَالَ وَنَزَلَ الْحُرُّ وَجَيْشُهُ

قُبَالَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَامَ كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ

كِتَابًا اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُطَالِبُهُ اِلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ

حکومت چھوڑ کر گھر بیٹھنا ہوگا۔ عمر ابن سعد نے رے کی حکومت کو ترجیح دی۔ وہ امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کے لیے فوج لے کر چلا۔ بد نہاد ابن زیاد ایک ایک سردار کو تھوڑے تھوڑے لشکر کے ساتھ بھیجتا گیا یہاں تک کہ عمر ابن سعد کے پاس بائیس ہزار سوار اور پیادے جمع ہو گئے۔ وہ دریائے فرات کے کنارے اترا اور امام حسین علیہ السلام کے ہمراہیوں اور پانی کے درمیان حائل ہو گیا۔

عمر ابن سعد کے ہمراہ وہی فوج تھی جو امام حسین علیہ السلام سے لڑ رہے تھے جنہوں نے امام حسینؑ کو خط لکھے تھے اور بیعت کی تھی۔ جب امام کو یقین ہو گیا کہ خط لکھنے والے بغیر لڑے نہیں مانیں گے تو امام نے اپنے رفقاء کو حکم دیا کہ وہ اپنے لشکر کے چاروں طرف خندق کھود دیں۔ اس کا ایک دروازہ رکھا گیا کہ اسی میں سے نکل کر لڑیں۔

ابن سعد کے لشکر نے گھوڑے کسے اور امام حسین علیہ السلام پر نرغہ کیا۔ اور امامؑ کے رفقاء کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ امامؑ کے اہل خاندان اور ساتھی ایک ایک کر کے شہید ہونے لگے۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد پچاس تک پہنچ گئی۔ امام حسینؑ نے بآواز بلند فرمایا۔ ہے کوئی جو اللہ کی خاطر ہماری فریاد کو پہنچے۔ ہے کوئی حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے والا۔ یہ سن کر حضرت حر یزید ریاحی نے پیش رفت کی۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ اے فرزند رسولؐ میں سب سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الکتاب علی الحسین نقرأوا والقاہ وقال علیہ السلام للرسول
ماله عندی جواب فرجع الرسول الی ابن زیاد فاشتد غضبه
وجمع الناس وجهز العساکر وجعل مقدمها عمر ابن سعد
وکان والیا علی الری فاستعفی من خروجه الی قتال الحسین
فقال له ابن زیاد اما ان تخرج واما ان تترک ولایة الری
وتقعد فی بیتک فاختار ولایة الری وطلع الی قتال الحسین
بالعساکر فما زال ابن زیاد یجهز مقدما معه طائفة من الناس
الی ان اجتمع عند عمر بن سعد اثنان وعشرون الفا ما بین
فارس وراجل فنزلوا بشاطئ الفرات وحالوا بین الماء وبین
الحسین علیه السلام واصحابه وکان اکثر من خرج معه لقتال
الحسین علیه السلام هم الذین کاتبوا وبایعوا الحسین علیه السلام
فلما تیقن ان القوم مقاتلوه امر اصحابه فاحتفروا حفرة
شبیهة بالخندق حول العسکر وجعلوا لها جهة واحدة

پہلے آپ کے مقابلے پر آیا تھا۔ اس وقت میں آپ کے گروہ میں شامل ہوں۔ مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کی حمایت کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں۔ تاکہ اس جاں نثاری کے بدلے میں مجھے آپ کے نانا کی شفاعت نصیب ہو جائے۔

یہ کہہ کر حُر نے عمر سعد کے لشکر پر حملہ کیا۔ وہ گروہ بے دین سے خوب لڑے اور یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ اُن کا بھائیؓ بیٹا اور غلام بھی شہید ہو گئے۔ پھر خوب جنگ ہوئی۔ امام حسینؑ کے ہمراہی شہید ہو گئے۔ آپ کے بھائیؑ صاحب زادے اور چچیرے بھائی بھی شہید ہوئے۔ اور آپ تنہا رہ گئے۔ آپ خود مقابل آئے آپ ننگی تلوار لے کر معرکہ آرا ہوئے۔ خوب لڑے۔ جو مقابل صف سے باہر نکلا تو آپ اُسے قتل کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ لشکر اُمراء کے بہت سے سپاہیوں کو قتل کیا۔ آخر کار امام زخموں سے چُور چُور ہو گئے۔ آپ پر چاروں طرف سے تیر برسنے لگے شمر ذی الجوشن سامنے آیا وہ خیام اہل بیت اور امام حسینؑ کے درمیان حائل ہو گیا۔ امام حسین علیہ السلام نے للکارا کہ اے گروہ شیطان تم پر خرابی ہو۔ میں تم سے اُدھر لڑ رہا ہوں۔ تمہیں میرے اہل بیت سے کیا ہے۔ خواتین تو تم سے نہیں لڑ رہی ہیں۔ یہ سُن کر شمر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ عورتوں کی طرف جاؤ۔ اور اس شخص کو قتل کر دو۔ ظالم تیر اور نیزے لے کر امام پر حملہ آور ہوئے یہاں تک کہ امامؑ زمین پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

يكون القتال منها وركب عسكر ابن سعد واحدقوا بالحسين
ورحقوا واقتتلوا ولم يزل يقتل من اهل الحسين عليه
السلام واصحابه واحد بعد واحد الى ان قتل منهم ما
نيف على خمسين رجلا فعند ذلك صاح الحسين عليه السلام
اما من مغيث يغيثنا لوجه الله اما من ذاب يذب عن
حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد [illegible]
الذي تقدم ذكره قد اقبل على فرسه اليه وقال يا [illegible]
رسول الله اني كنت اول من خرج عليك وانا الان [illegible]
حزبك فمرني ان اكون مقتولا في نصرتك لعلي انا[illegible]
شفاعة جدك غدا ثم كر على عسكر عمر بن سعد فلم يز[illegible]
يقاتلهم حتى قتل معه اخوه وابنه ومولاه ايضا فالتح[illegible]
القتال حتى قتل اصحاب الحسين عليه السلام باسرهم وولد[illegible]
واخوته وبنو عمه وبقي وحده فبارز بنفسه وسيف[illegible]

آ پڑے اور شہید ہو گئے۔ نصر بن خرشہ نے امامؑ کا سر کاٹنے
کی کوشش کی مگر وہ نہ کاٹ سکا۔ خولی بن یزید گھوڑے سے اُترا
اور اس نے سرِ حسینؑ قطع کیا۔ ایک روایت یوں ہے کہ شمر ملعون نے
اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اے کم بختو! اب کیا دیکھتے ہو اس
شخص کو (امام) زخموں نے چور چور تو کر دیا ہے۔ یہ سنتے ہی
امام حسین علیہ السلام پر تیروں اور نیزوں کا مینہ برسنے لگا۔ ایک
ظالم کا تیر امام کے تالو کے پار ہو گیا۔ گھوڑے سے گر
پڑے۔ اور اسی حالت میں شمر نامراد نے چہرہ مبارک پر تلوار کا وار
کیا۔ پھر سنانِ ابن انس نے نیزہ مارا۔ خولی اپنے گھوڑے سے اُترا
تاکہ امامؑ کا سر کاٹے۔ اس کے بعد شبل بن یزید یعنی خولی کا بھائی
گھوڑے سے اُترا اور اس نے سر مبارک کاٹ کر اپنے بھائی کے
سپرد کیا۔ پھر وہ خیام اہلِ بیت میں گھس گئے۔ انھوں نے وہاں
بارہ بچوں اور خواتین کو اپنی قید میں لے لیا۔ عمر ابنِ سعد اور
شمر ذی الجوشن کے حکم سے سو گھوڑا سواروں نے امام حسین علیہ السلام
کے لاشے کو روند ڈالا۔ سر مبارک کو بشیر ابن مالک اور خولی ابن یزید
کے ذریعے ابنِ زیاد کو بھیج دیا گیا۔

امام حسین علیہ السلام کے اہلِ بیت میں حضرت علی ابن ابی طالب
کے پانچ بیٹے۔ عباس، عثمان، محمد، عبداللہ اور جعفر شہید ہوئے۔ امام حسنؑ
علیہ السلام کے چار بیٹے قاسم، عبداللہ، عمر اور ابوبکر شہید [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مُصْلَتٌ فِي يَدِهِ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ وَيَقْتُلُ مَنْ بَرَزَ إِلَيْهِ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ

الْكَثِيرَ فَأَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ وَالسِّهَامُ تَأْتِيهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَأَقْبَلَ

الشِّمْرُ ذُو الْجَوْشَنِ السَّكُونِيُّ فِي كَتِيبَتِهِ فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْلِهِ

وَحَرَمِهِ فَصَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيْحَكُمْ يَا شِيعَةَ الشَّيْطَانِ

أَنَا الَّذِي أُقَاتِلُكُمْ فَمَا لَكُمْ تَتَعَرَّضُونَ لِلْحَرَمِ فَإِنَّ النِّسَاءَ لَمْ

يُقَاتِلْنَكُمْ فَقَالَ الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ كُفُّوا عَنِ النِّسَاءِ وَقَصَدُوا الرَّجُلَ

فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتَّى سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ شَهِيدًا

وَجَزَّ رَأْسَهُ نَصْرُ بْنُ خَرَشَةَ فَلَمْ تَقَدَّمَ عَلَى قَطْعِ رَأْسِهِ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ

يَزِيدَ فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ

بِالرَّجُلِ وَقَدْ أَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ السِّهَامُ وَالرِّمَاحُ

حَتَّى وَصَلَ سَهْمُ شَقِيٍّ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ إِلَى حَنَكِهِ فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ

وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلَى وَجْهِهِ فَأَدْرَكَهُ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهُ

بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ لِيَقْطَعَ رَأْسَهُ فَارْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَنَزَلَ

امام حسین علیہ السلام کے اپنے دو بیٹے شہید ہوئے۔ ایک تو علی اکبر جو امام کے سامنے خوب لڑے اور شہید ہوئے دوسرے عبداللہؓ صغیر سن تھے۔ وہ اپنے والدِ گرامی کی گود میں تھے کہ شقی کا ایک تیر لگا اور وہ جاں بحق ہو گئے۔ امام کے ساتھ عبداللہ بن جعفر طیار کے دو بیٹے عون اور محمد شہید ہوئے۔ عقیل ابن ابی طالب کے تین بیٹے عبداللہ، عبدالرحمٰن اور جعفر شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب (شہداء) سے راضی ہو۔

امام دسویں محرم ۶۱ھ میں شہید ہوئے۔ آپ کی عمر چھپن برس پانچ مہینے اور پانچ دن تھی۔

ابن زیاد بدنہاد کے حکم سے سر مبارک کوفہ کی گلیوں میں گھمایا گیا۔ پھر سر مبارک کو دیگر شہدا کے سروں کے ساتھ اور قیدی اہل بیت کے ہمراہ شمر ذی الجوشن کی نگرانی میں دمشق کی جانب یزید کے پاس بھیج دیا گیا۔ یزید نے اہل بیت اور سر مبارک کو امام زین العابدین کے ہمراہ مدینہ بھیج دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ہولناک واقعہ کی خبر دینا بذریعہ وحی جبرائیل علیہ السلام مشہور اور متواتر ہے۔ منجملہ حدیث روایت کی ہے ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں خبر دی جبرائیل نے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارض طف میں قتل کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جبرئيل وغيره من الملائكة فمشهور متواتر من ذالك ما
اخرجه ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال اخبرني جبرئيل ان ابني الحسين يقتل
بعدي بارض الطف وجاءني بهذه التربة فاخبرني ان فيها مضجعه
ومنه ما اخرجه ابوداود والحاكم عن ام الفضل بنت الحارث
ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال اتاني جبرئيل فاخبرني
ان امتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين واتاني بتربة من تربته
حمراء واخرج احمد ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال دخل علي
البيت ملك لم يدخل علي قبلها فقال لي ان ابنك هذا يعني
حسينا مقتول وان شئت اريتك من تربة الارض التي يقتل
فاخرج تربة حمراء واخرج البغوي في معجمه من حديث
انس رضي الله تعالى عنه قال استاذن ملك المطر ربه ان يزور
النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاذن له والنبي صلى الله عليه وآله

جائے گا۔

آپؐ نے فرمایا کہ جبرائیل نے مٹی لائے اور مجھ سے کہا کہ یہی ان کی تربت گاہ ہوگی۔ ایک حدیث یہ بھی ہے کہ ابوداؤد اور حاکم نے ام الفضل بنت حارث سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے جبریل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ قریب ہے کہ میری اُمت قتل کرے میرے اس بیٹے کو (یعنی امام حسینؑ) اور مجھے تھوڑی سی سرخ مٹی دی (اس زمین کی جہاں امام شہید ہوں گے)

امام احمد بن حنبلؒ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میرے گھر میں آیا ایک فرشتہ جو اس سے پہلے کبھی میرے گھر نہیں آیا تھا۔ اور مجھ سے کہا کہ آپ کا یہ بیٹا یعنی حسین علیہ السلام قتل ہوگا اور اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو اس زمین کی مٹی دکھاؤں جہاں یہ فرزند شہید ہوگا۔ پھر اس فرشتے نے تھوڑی سی سرخ مٹی نکالی۔ امام بغوی نے روایت کی ہے اپنی معجم میں بحوالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رض نے کہا کہ بارش کے موکل فرشتہ نے پروردگار سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اجازت مانگی۔ اسے اجازت مل گئی۔ اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت ام سلمہ رض کے گھر تشریف فرما تھے۔ حضورؐ نے ام سلمہ رض کو ہدایت فرمائی کہ کوئی اندر نہ آئیے۔ وہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

أَخُوهُ شِبْلُ ابْنُ يَزِيدَ قَطَعَ رَأْسَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَخِيهِ خُوَلِيِّ
ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الْحَرَمِ وَأَسَرُوا اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَكَمَنْ
كَانَ مِنَ النِّسَاءِ وَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَشِمْرٌ نَفَرًا فَرَكِبُوا خُيُولَهُمْ
وَأَوْطَئُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَارَ سَلُوا رَأْسَ الْمُكَرَّمِ مَعَ
بَشِيرِ بْنِ مَالِكٍ وَخُوَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَاسْتُشْهِدَ
مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ الْعَبَّاسُ
وَعُثْمَانُ وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللهِ وَجَعْفَرٌ وَبَنُو عَلِيِّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ وَعَبْدُ اللهِ وَعُمَرُ وَأَبُوبَكْرٍ
بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقُتِلَ مَعَهُ ابْنَاهُ عَلِيٌّ الْأَكْبَرُ
فَإِنَّهُ قَاتَلَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِيهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا وَعَبْدُ
اللهِ قُتِلَ صَغِيرًا بِكَرْبَلَاءِ جَاءَهُ سَهْمٌ شَقِيٌّ وَهُوَ
فِي حِجْرِ أَبِيهِ فَقَتَلَهُ وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنٌ ابْنَا
عَبْدُ اللهِ ابْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

http://fb.com/ranajabirabbas

دروازے کی نگہبانی فرما رہی تھیں کہ امام حسین اندر چلے آئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھولنے لگے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں گود میں لے کر چومنے لگے۔ تب فرشتے نے کہا کیا آپؐ انھیں بہت پیار کرتے ہیں۔ رسولِ خداؐ نے فرمایا "ہاں"۔ فرشتے نے کہا کہ آپؐ کی اُمت عنقریب انھیں قتل کرے گی۔ اور اگر آپؐ فرمائیں تو آپ کو وہ مقام بھی دکھاؤں جہاں یہ قتل کیے جائیں گے۔ آپ کو در دری بالو یا سُرخ مٹی دکھائی۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے اسے اپنے کپڑے میں لے لیا۔

ثابت نے کہا ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے۔ اسی کو ابو حاتم نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔ امام احمد کے صاحبزادے نے کتاب زیادۃ المسند میں یوں روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پھر مجھے سرخ مٹی دی۔ حاکم بیہقی نے امام افضل بنت حارث سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں امام حسینؑ کو لے کر گئی۔ میں نے امام حسینؑ کو آپ کی گود میں رکھ دیا میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبریلؑ نے خبر دی ہے کہ میری اُمت میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ مزید برآں جبریلؑ نے مجھے حسینؑ کے مقتل کی مٹی بھی دی ہے۔ اسحٰق ابن راہویہ، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضؓ سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وجعفر بن عقيل بن ابي طالب رضي الله تعالى
عنهم وكانت شهادته يوم عاشوراء سنة احدى
وستين من الهجرة له يومئذ ست وخمسون
سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام وامر الشقي
ابن زياد بالرأس المكرم فدير به في سكك
الكوفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء
وسبايا اهل بيت الى يزيد بن
معاوية مع شمر ذي الجوشن وكان بدمشق
ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام
ورأسه مع علي بن الحسين عليه السلام
الى المدينة انا لله وانا اليه راجعون واما
اخبار النبي صلى الله عليه واله وسلم بهذه
الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة

روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کروٹ سے سوئے تھے ایک دن جاگ پڑے۔ آپ غمگین تھے اور آپ کے دست مبارک میں سرخ رنگ کی مٹی تھی۔ آپ اسے الٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا مٹی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ حسین عراق کی سرزمین پر قتل کیا جائے گا اور یہ مٹی اسی جگہ کی ہے۔

بیہقی اور نعیم نے انس سے روایت کی ہے کہ مینہ برسانے والے فرشتے نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کی اجازت مانگی۔ اسے اجازت ملی۔ اتنے میں امام حسین علیہ السلام حضور کے شانے پر جھولنے لگے۔ فرشتے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا آپ شہزادے کو بہت پیار کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا کہ لیکن آپ کی امت قتل کرے گی۔ اور اگر آپ خواہش کریں تو آپ کو وہ جگہ دکھاؤں جہاں یہ شہزادے مقتول ہوں گے۔ پھر فرشتے نے ہاتھ مارا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ مٹی دکھائی۔ اس مٹی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لے لیا اور اپنے پاس کپڑے کی پوٹلی باندھ کر رکھی۔ انس نے کہا کہ ہم سنا کرتے تھے کہ حسین کربلا میں شہید ہوں گے۔

ابو نعیم نے روایت کی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیل رہے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وسلم في بيت ام سلمة فقال يا ام سلمة احفظي علينا
الباب لا يدخل احد فبينما هي على الباب اذ دخل الحسين عليه
السلام فاقتحم فوثب على رسول الله صلى الله عليه واله
وسلم فجعل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يلثمه ويقبله
فقال له الملك اتحبه قال نعم قال ان امتك ستقتله وان
شئت اريتك المكان الذي يقتل به فاراه فجاء بسهلة او تراب
احمر فاخذته ام سلمة فجعلته في ثوبها قال ثابت كنا نقول
انها كربلاء واخرجه ايضا ابو حاتم في صحيحه وفي رواية ابن احمد
في زيادة المسند قال ثم ناولني كفا من تراب احمر واخرج
الحاكم والبيهقي عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت
على رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يوما بالحسين فوضعته
في حجره ثم حانت مني التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله
عليه واله وسلم تهريقان من الدموع فقال اتاني جبرئيل

نازل ہوئے۔ انھوں نے حضور اکرمؐ سے کہا کہ اے محمدؐ آپ کی اُمّت اس بیٹے کو شہید کرے گی۔ اس کے بعد حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔ انھوں نے آپ کو تھوڑی سی مٹی دی۔ حضرتؐ نے اس مٹی کو دیکھا اور فرمایا کہ اس میں رنج و بلا کی بو آتی ہے پھر حضرتؐ نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے فرمایا کہ جب یہ مٹی سرخ ہو جائے تو سمجھ لینا کہ میرا بیٹا شہید ہوا ہے۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اس مٹی کو شیشے میں بند رکھا۔

ابن عساکر نے امام حسنؑ کے پوتے محمد سے روایت کی ہے کہ ہم کربلا کی دو نہروں پر امام حسینؑ کے ساتھ تھے۔ کہ امام حسین علیہ السلام نے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا۔ اللہ سچا ہے اور اس کا رسولؐ سچا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ گویا میں یعنی (رسول خداؐ) دیکھتا ہوں کہ ایک ابلق کتا میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈالتا ہے شمر ذی الجوشن کوڑھی تھا۔

ابن سکن اور بغوی نے کتاب صحابہ میں روایت کی ہے اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس بن حارثؓ نے کہا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میرا بیٹا حسین علیہ السلام ارض کربلا میں قتل ہوگا۔ اور جو شخص وہاں موجود ہو اس پر نصرت حسینؑ فرض ہے۔ اس لیے انس بن حارثؓ کربلا تشریف لے گئے اور امام حسینؑ کے ساتھ انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاخبرني ان امتي تقتل ابني هذا واتاني بتربة حمراء واخرج
ابن راهويه والبيهقي وابو نعيم عن ام سلمة ان رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ
وهو خاثر وفي يده تربة حمراء يقلبها قلت ما هذه التربة
يا رسول الله قال اخبرني جبرئيل ان هذا يعني حسين يقتل
بارض العراق وهذه تربتها واخرج البيهقي وابو نعيم عن
انس قال استاذن ملك المطر ربه ان ياتي رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم فاذن له فدخل الحسين فجعل يقع على
منكب النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال الملك اتحبه قال
النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال فان امتك تقتله
وان شئت اريتك المكان الذي يقتل فيه فضرب بيده
فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته في ثوبها فكنا
نسمع انه يقتل بكربلا اخرج ابو نعيم عن ام سلمة قالت كان

بیہقی نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ ایک روز حسین علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ صدیقہ رض کے بالاخانے پر تشریف لائے اس وقت وہاں پر جبرئیل علیہ السلام موجود تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی امت انھیں شہید کرے گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں وہ زمین بھی آپ کو دکھلاؤں۔ جہاں یہ شہید ہوں گے۔ حضرت جبرئیل ع نے عراق کے بے آب وگیاہ میدان کی طرف اشارہ کیا اور وہاں کی سرخ مٹی لے کر حضور ص کو دکھلائی۔

بیہقی نے یہ حدیث ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رض سے موصول روایت کی ہے۔

بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب عبداللہ ابن عمر رض مدینے آئے اور انھیں معلوم ہوا کہ حسین علیہ السلام عراق کی جانب روانہ ہو رہے ہیں۔ عبداللہ ابن عمر رض حسین ع سے وہاں ملے جہاں زیدہ دو منزل پر تھا۔ عبداللہ ابن عمر رض نے امام ع سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ص کو اختیار دیا تھا کہ وہ آخرت اور دنیا میں سے جسے چاہیں اختیار کریں تو حضرت ص نے آخرت کو اختیار کر لیا اور دنیا کو طلب نہیں کیا۔ تم حضور ص کے جگر پارے ہو۔ واللہ تم میں سے کسی کو کچھ دنیا نہیں ملے گی۔ اور دنیا جدا رہے گی۔ اس میں آپ کے واسطے بہتری ہے۔ اس لیے آپ واپس لوٹ چلیں۔ امام ع نے واپسی کا ارادہ نہیں کیا تو ابن عمر رض نے امام ع سے گلے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال يا محمد
ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين
واتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا ام
سلمة اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل
فجعلتها في قارورة واخرج ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن
قال كنا مع الحسين بنهري كربلاء فنظر الى الشمر ذي الجوشن
فقال صدق الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم كاني انظر الى كلب ابقع يلغ في اهل بيتي وكان شمر ابرص
واخرج ابن السكن والبغوي في صحابة وابو نعيم من طريق سحيم
عن انس ابن الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم يقول ان ابني هذا يقتل بارض يقال لها كربلا فمن شهد
ذلك منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلاء فقتل
بها مع الحسين واخرج البيهقي عن ابي سلمة بن

ل کر کہا کہ اے شہید ہونے والے میں تمھیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ہمیں اس امر میں شک نہیں تھا اور اہل بیت میں اکثریت کو یقین تھا کہ حسینؑ کربلا میں شہید ہوں گے۔

ابو نعیم نے یحییٰ خضرمی سے روایت کی ہے کہ یحییٰ نے کہا کہ میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ صفین کی جانب کوچ کیا۔ جب نینوا کے قریب پہنچے تو حضرت علیؓ نے پکار کر کہا "اے ابا عبداللہ! فرات کے کنارے صبر کرنا"۔ میں نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضورؐ نے خبر دی ہے اور انؐ سے جبرئیلؑ نے کہا ہے کہ حسینؑ فرات کے کنارے شہید ہوگا اور انھیں وہاں کی مٹی دکھائی تھی۔

ابونعیم نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ اصبغ نے کہا کہ ہم علی علیہ السلام کے ہمراہ قبرگاہِ حسین پر آئے تھے۔ جنابِ علیؓ نے بتایا کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بندھنے کی جگہ ہے" یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے، یہ ان کا خون بہنے کا مقام ہے۔ اہل بیت محمدؐ کے بہت سے جوان اس میدان میں قتل کیے جائیں گے۔ اور ان پر آسمان اور زمین روئیں گے۔

حاکم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی کہ میں نے یحییٰ ابن زکریا کے بدلے میں ستر ہزار افراد قتل کیے ابن ا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبد الرحمن ان الحسین دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعندہ جبرئیل فی مشربۃ عائشۃ فقال لہ جبرئیل ستقتلہ امتک
وان شئت اخبرتک بالارض التی یقتل فیہا اشار جبرئیل بیدہ
الی الطف بالعراق فاخذ تربۃ حمراء فاراہ ایاہا واخرجہ من طریق
اخر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ موصولا واخرج البیہقی عن الشعبی
قال ان ابن عمر قدم المدینۃ فاخبر ان الحسین قد توجہ الی العراق
فلحقہ فی مسیرۃ لیلتین من المدینۃ فقال لہ ان اللہ تعالی خیر
نبیہ بین الدنیا والاخرۃ فاختار الاخرۃ ولم یرد الدنیا وانکم
بضعۃ منہ واللہ لا یلیہا احد منکم ابدا وما صرفہا اللہ تعالی
عنکم الا للذی ہو خیر لکم فارجعوا فابی فاعتنقہ ابن عمر وقال
استودعک اللہ تعالی من قتیل واخرج الحاکم عن ابن عباس
قال ما کنا نشک واہل البیت متوافرون ان الحسین یقتل
بالطف واخرج ابو نعیم عن یحیی الحضرمی انہ سافر

تیرے نواسے کے بدلے مجھے ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کرنا ہیں۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک[1] دن دوپہر کو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے۔ آپ کے ہاتھ میں لہو سے بھرا ہوا شیشہ ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ حسینؑ اور اس کے رفقاء کا خون ہے جسے میں آج صبح سے اٹھا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن کو یاد رکھا پھر مجھے اسی دن حسینؑ کی شہادت کی خبر ملی یعنی معلوم ہوا کہ خواب والے دن ہی حسینؑ شہید ہوئے تھے۔

حاکم اور بیہقی نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی اور سر خاک آلود تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ یہ کیا حال ہے حضورؐ نے فرمایا کہ میں ابھی ابھی مقتل حسینؑ پر گیا تھا۔

---

[1] حضرت عبداللہ ابن عباس ابن عبدالمطلب ابن ہاشم۔ آپ کے والد ماجد حضرت عباسؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے۔ ولادت شعب ابی طالب میں ہوئی یہ ہجرت سے تین یا پانچ سال قبل کا واقعہ ہے۔ گیارہ سال کی عمر میں مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ خلافت اول (و) پس منظر میں رہے۔ تاہم خلافت دوم اور سوم میں اہم اور نمایاں رہے۔ حضرت علیؓ کے دور میں اہم خدمات انجام دیں۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے طرفدار رہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس نے ۶۸ھ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت علیؓ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنیفہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادا صبرا ابا عبد اللہ

بشط الفرات قلت ماذا قال ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

قال حدثنی جبرئیل ان الحسین یقتل بشط الفرات و ارانی قبضۃ

من تربتہ واخرج ابو نعیم عن اصبغ بن نباتۃ قال اتینا مع

علی علیہ السلام علی موضع قبر الحسین فقال ھھنا مناخ رکابھم

بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السماء والارض واخرج الحاکم

وصححہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال اوحی اللہ

تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انی قتلت بیحیی ابن

زکریا سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا واخرج

احمد والبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال

رایت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی النوم ذات یوم

نصف النھار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیھا دم فقلت ما

ھذہ قال دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی

http://fb.com/ranajabirabbas

بیہقی اور ابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے روایت کی ہے کہ جب آپ امام حسینؑ شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی۔ جب صبح ہوئی تو ہمارے گھڑے اور مٹکے خون سے بھرے ہوئے تھے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہ زہری نے کہا کہ انھیں خبر پہنچی ہے کہ جس دن حسینؑ شہید ہوئے اس دن بیت المقدس میں جو پتھر اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ تازہ سرخ خون نکلتا تھا۔

بیہقی نے امام حبان سے روایت کی ہے کہ جس دن حسینؑ شہید ہوئے ہم پر تین دن اندھیرا رہا۔ جس نے زعفران منہ پر ملی اس کا منہ جل گیا اور بیت المقدس کا جو پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے تازہ سرخ خون نکلا۔

بیہقی نے جمیل بن مرہ سے روایت کی ہے کہ جس دن حسینؑ شہید ہوئے یزیدی لشکر والے فوج حسینی کے کئی اونٹ پکڑ کر لے گئے۔ انھوں نے اونٹ ذبح کیے اور پکایا وہ اس قدر کڑوے نکلے جیسے اندرائن کا پھل اور کوئی بھی انھیں نہ کھا سکا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے سفیانؒ سے روایت کی ہے کہ اس کی دادی نے اسے یوں بتایا کہ جس دن حسینؑ شہید ہوئے ورس راکھ ہو گئی۔ اور گوشت ایسا ہو گیا جیسے اس میں آگ بھری ہوئی ہو۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذٰلِكَ اَلَوْ نَنْتُ نُوْجَدْتُ قَدْ قُتِلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ

وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

عَنْ بَصْرَةَ الْاَزْدِيَّةِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا

فَاَصْبَحْنَا وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَنَا مَلْاٰنُ دَمًا وَاَخْرَجَ

الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ

لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ مِّنْ اَحْجَارِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ

عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ حَيَّانَ قَالَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ

اُظْلِمَتْ عَلَيْنَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَمَسَّ مِنَّا اَحَدٌ مِّنْ زَعْفَرَانِهِمْ شَيْئًا يَجْعَلُهٗ

عَلٰى وَجْهِهٖ اِلَّا احْتَرَقَ وَلَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ

دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ اَصَابُوْا اِبِلًا فِيْ

عَسْكَرِ الْحُسَيْنِ يَوْمَ قُتِلَ فَنَحَرُوْهَا وَطَبَخُوْهَا فَصَارَتْ مِثْلَ الْعَلْقَمِ

بیہقی نے علی بن مسہر سے روایت کی ہے کہ علی بن مسہر نے اپنی دادی سے سنا کہ جب حسینؑ شہید ہوئے تو چند روز آسمان روتا رہا۔

ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ حبیب ابن ثابت سے کہ انہوں نے سنا کہ جن یہ شعر پڑھ کر حسینؑ پر روتے تھے۔

ترجمہ:۔ اس جبین کو نبیؐ نے چوما اس کے ماں باپ قریش کی جان تھے۔ اس کے نانا ہر جہاں سے بہتر ہیں۔

ابو نعیم طریق حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضؓ نے کہا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد جنوں کا رونا نہیں سنا تھا مگر آج کی رات۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا ہے پھر حضرت ام سلمہؓ نے اپنی کنیز سے کہا کہ گھر سے باہر نکل کر معلوم کر۔ تب معلوم ہوا کہ حسینؑ شہید ہوئے جن نوحہ کر رہے تھے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نام ہند کنیت ام سلمہ ہے۔ بنو مخزوم سے تعلق رکھتی تھیں والد کا نام ابو امیہ حذیفہ تھا جو زاد الراکب کے نام سے مشہور تھے۔ پہلی شادی اپنے چچیرے بھائی عبداللہ بن عبدالاسد سے ہوئی۔ پہلے حبشہ ہجرت کی دوسری ہجرت مدینہ منورہ کی۔ حضرت ابو سلمہؓ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات میں شامل ہوئیں۔ چوراسی سال عمر پائی ۶۳ ہجری میں انتقال فرمایا۔ کربلا کا واقعہ (شبلی نعمانی سیرت النبی) ان کی زندگی میں ہی وقوع پذیر ہوا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نما استطاعوا ان يستيغوا منها شيئاً واخرج البيهقي وابو
نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت لقد رايت الورس
عاد رماداً ولقد رايت اللحم كان فيه النار حين قتل الحسين و
اخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني جدتي قالت كنت
ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء اياماً تبكي له و
اخرج ابو نعيم من طريق سفيان عن جدته قالت شهد رجلان
قتل الحسين فاما احدهما فطال ذكره حتى كان يلفه واما
الاخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى ياتي على اخرها فما
يروي واخرج ابو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة
تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه ۔
فله بريق في الخدود   ابواه في عليا قريش
وجده خير الجدود واخرج ابو نعيم من طريق حبيب بن
ثابت عن ام سلمة قالت ما سمعت نوح الجن منذ قبض

ابو نعیم نے مزید ابن جابر بن حضرمی سے روایت کی ہے کہ
اس نے اپنی والدہ سے سنا کہ انھوں نے جنوں کو حسینؑ پر روتے
سنا۔ ابن عساکر نے منہال ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں شہر دمشق
میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ نیزے پر سر حسینؑ کو لے جایا جا رہا ہے۔
سر مبارک کے آگے ایک شخص سورہ کہف پڑھتا جا رہا تھا۔ جب وہ
سورہ کہف کی اس آیت پر پہنچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف اور
رقیم ہماری قدرت کی نشانیوں سے عجوبہ تھے تو اللہ نے سر مبارک
کو گویا کر دیا۔ سر مبارک نے کہا کہ میرے قتل کا قصہ اصحاب کہف
کے قتل سے عجیب تر ہے۔

اصحاب کہف کو قرآن مجید میں اصحاب الکہف والرقیم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کہف
عربی میں غار کو کہتے ہیں۔ رقیم کے لغوی معنی ایسی لوح یا تختی کے ہیں جس پر کوئی
تحریر کندہ ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کسی جگہ کا نام ہے۔
چند نوجوان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے تھے وہ اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے ایک
غار میں پناہ گزین ہوئے جہاں اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کر دی۔ ایک مدت کے
بعد ان کی آنکھ کھلی تو ایک آدمی سکے لے کر بازار اشیاء خوردنی لینے گیا تو انہیں معلوم
ہوا کہ وہ ایک بہت بڑی مدت سوتے رہے۔
اصحاب کہف کے قصے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانی قرار دیا ہے کیونکہ اس میں عبرت
حیرت اور نصیحت سب کچھ ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کے مطابق ان کی تعداد
سات تھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا اللیلۃ وما اری ابنی
الا قد قتل یعنی الحسین فقالت لجاریتها اخرجی فاسئلی
فاخبرت انه قد قتل واذا الجنة تنوح شعر الا یا عین
فابتهلی بجهد۔

ومن یبکی علی الشهداء بعدی علی رهط تقودهم المنایا
الی متجبر فی ملک عهدی

واخرج ابو نعیم عن مزیدة ابن جابر الحضرمی عن امه
قالت سمعت الجن تنوح علی الحسین وهی تقول شعرا نعی
حسینا هبلا۔

کان حسینا جبلا، واخرج ابن عساکر عن المنهال بن عمرو
انا واللہ رایت راس الحسین حین حمل وانا بدمشق وبین
یدی الراس رجل یقرأ سورة الکهف حتی بلغ قوله
تعالی ام حسبت ان اصحاب الکهف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا

واعجب من اصحاب الکهف قتلی وحملی واخرج ابو نعیم
من طریق ابن لهیعة عن ابی قنبل قال لما قتل الحسین
احتزوا راسه وقعدوا فی اول مرحلة یشربون
النبیذ فخرج علیهم قلم من حدید فکتب سطرا
بدم: شعر

اترجوا امة قتلت حسینا
شفاعة جده یوم الحساب

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ بسلسلہ ابن الھیعہ سے اور انھوں نے ابی قنبل سے سنا کہ جب امام حسینؑ شہید ہوئے ان کا سر مبارک کاٹ کر شام کی طرف لے جایا جانے لگا تو سر لے جانے والوں نے پہلے سفر کی پہلی منزل میں قیام کیا اور خرمے کا شیرہ پینے لگے تو غیب سے ایک آہنی قلم نمودار ہوا اور اس نے خون سے ایک شعر لکھا۔ ترجمہ

حیرت ہے کہ قاتلانِ حسین، امام حسینؑ کو شہید کرنے کے بعد
ان کے جد سے بروز قیامت شفاعت کی امید بھی رکھتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسنؑ

(نام حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا)

ولادت	۱۵ رمضان المبارک ۳ ہجری
جائے ولادت	مدینہ منورہ
شہادت	۲۸ صفر المظفر ۵۰ ہجری
مزار	جنت البقیع (مدینہ منورہ)

امام حسینؑ

(نام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا)

ولادت	۳ شعبان ۴ ہجری
جائے ولادت	مدینہ منورہ
شہادت	۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری
مزار	کربلا (عراق)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے والد کا نام شاہ ولی اللہ ہے۔ شاہ ولی اللہؒ کی دو بار شادی ہوئی۔ پہلی بیگم کی وفات کے بعد دوسری شادی کی۔ اس بیوی سے پانچ بچے ہوئے سب سے بڑے شاہ عبدالعزیزؒ تھے اور یہی شاہ ولی اللہ کے جانشین ہوئے۔

شاہ عبدالعزیز ۲۵ رمضان المبارک ۱۱۵۹ھ ۱۱ اکتوبر ۱۷۴۶ عیسوی کو پیدا ہوئے۔ تاریخی نام غلام حلیم رکھا گیا۔ تاریخ وفات ۷ شوال ۱۲۳۹ھ ۵ جون ۱۸۲۴ عیسوی ہے۔

شاہ صاحب کی زندگی مذہبی علوم کے حصول اور اس کی نشر و اشاعت میں بسر ہوئی۔ وہ اسلام کے ایک خاص مسلک کے حامی تھے اور اس میں اس قدر شدید تھے کہ انہوں نے اپنے مسلک کی حمایت اور مخالف مسلک کی تردید میں زندگی گزار دی۔

شاہ صاحب نے بچپن ہی میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ گیارہ سال کی عمر میں تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ انہیں خاص ذوق قرآن مجید سے تھا۔ بہت اچھے مقرر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے۔ وعظ بے حد دلنشین انداز میں دیتے تھے۔ سولہ برس کے تھے کہ والد کا انتقال ہوا اور مسند درس سنبھالی۔ سراج الہند کے خطاب سے نوازا گیا۔

جب شاہ صاحب کا انتقال ہوا تو علماء اور عوام میں کہرام مچ گیا۔ نماز جنازہ پچپن بار ادا کی گئی جو اپنے نزدیک ایک منفرد واقعہ ہے۔

شیخ اکرام نے لکھا ہے کہ شاہ صاحب کو موسیقی کے علمی پہلوؤں سے بھی واقفیت تھی۔ آپ گیتوں اور راگوں کو پہچانتے تھے۔ شعر و ادب سے بھی لگاؤ رکھتے تھے۔ ذوق بھی آپ کی شاعرانہ بصیرت پر بھروسہ اور اعتماد رکھتے تھے۔

شاہ صاحب بہت حاضر جواب تھے۔ آپ کے زمانے میں شیعہ سنی مباحثوں کا زور تھا۔ پھر مسلم عیسائی مناظرے بھی ہونے لگے۔ شاہ صاحب اس میدان کے شہسوار تھے۔ مخالفوں کے سامنے دلائل بھی پیش کرتے اور کبھی کبھی بذلہ سنجی سے کام لیتے۔

ایک بار ایک عیسائی پادری نے شاہ صاحب سے کہا کہ آپ کے نبیؐ حبیب اللہ ہیں تو انہوں نے اپنے نواسے امام حسینؓ کی شہادت کے موقع پر اللہ سے فریاد نہیں کی یا فریاد سنی نہیں گئی۔ شاہ صاحب نے کہا ہمارے نبیؐ نے فریاد تو کی لیکن انہیں جواب ملا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کیا لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰؑ کا صلیب پر چڑھنا یاد آ رہا ہے۔

ایک بار ایک شخص کسی مصور کی کھینچی ہوئی ایک تصویر لایا اور کہنے لگا یہ تصویر جناب رسالت مآبؐ کی ہے۔ (نعوذ باللہ) اسے کیا کرنا چاہیے۔ شاہ صاحب نے کہا پیغمبر صاحب روزانہ غسل فرماتے تھے اس تصویر کو بھی غسل دے کر دھو ڈالو۔

شاہ صاحب بعض معاملات میں بہت وسیع القلب بھی تھے مثلاً کنہیا جی کو اولیاء میں شمار کرتے تھے۔ انگریزی درس گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے کو مباح قرار دیتے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"سرّ الشہادتین" کی اہمیت

شاہ عبدالعزیز کی دو تصانیف ایسی ہیں جو بعض کے نزدیک متضاد موضوعات کی حامل ہیں یعنی تحفہ اثنا عشریہ اور سرّ الشہادتین۔ لیکن یہ نظریہ سراسر غلط فہمی اور ناواقفیت پر مبنی ہے۔

شاہ صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ سنہ ۱۲۰۴ھ میں تالیف کی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ شاہ صاحب کی ذاتی تالیف نہیں تھی۔ بلکہ اس کے اصل مصنف کا نام نصراللہ کابلی ہے تاہم اس کا شمار شاہ صاحب کی قلمی کاوشوں ہی میں کیا جاتا ہے۔

تحفہ اثنا عشریہ نے برصغیر کے مذہبی حلقوں میں جو تہلکہ مچا دیا تھا اس کے اثرات آج بھی واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب شیعہ عقائد کی تردید میں لکھی گئی تھی آج اہل تشیع کے خلاف جو کتاب، تحریر یا تقریر نظر آتی ہے وہ اسی کتاب کی بازگشت یا استفادہ پر مبنی ہے۔

تحفہ اثنا عشریہ کے جواب میں شیعہ علماء نے بھی حق قلم ادا کر دیا

مولوی دلدار علی مجتہد نے چھ کتابیں اس کے رد میں لکھیں۔ علامہ حکیم مرزا محمد کامل دہلوی نے نزہت اثنا عشریہ لکھی۔ مفتی محمد قلی خاں کشوری نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تحفہ کی تردید میں تیس ہزار سے زائد سطروں پر مشتمل کتابیں تصنیف کیں۔ مولانا سید محمد سلطان العلماء (جانشین مولوی دلدار علی) نے تردیدی رسائل لکھے۔

تحفہ اثنا عشریہ کی وجہ تالیف خود شاہ عبدالعزیز نے یہ بیان کی ہے۔

"غرض تحریر اس رسالے اور تسوید اس مقالے سے یہ ہے کہ ہمارے زمانے اور شہروں میں بالفعل مذہب یہاں تک مروج ہو گیا اور پھیل گیا ہے کہ بہت کم گھر ہوں گے جن میں دو ایک آدمی شیعہ مذہب نہ ہو گئے ہوں اور اس عقیدے کی طرف راغب نہ ہوں۔

تحفہ اثنا عشریہ نے شاہ صاحب کے مقصد تالیف میں کس حد تک مثبت کردار ادا کیا یا نہیں کیا یہ امر موضوع بحث نہیں ہے مگر اس کا ایک منفی اثر ضرور ہوا اور وہ یہ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعض حلقوں میں ناصبیت کو فروغ حاصل ہونے لگا اور لوگ شیعیت دشمنی کو اہل بیت دشمنی سمجھنے لگے۔ غالباً یہی سبب تھا کہ شاہ عبدالعزیز نے رسالہ سرّ الشہادتین تصنیف کیا جس میں حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے کمال عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ سنہ ۱۲۲۱ھ کی تصنیف ہے۔

سرّ الشہادتین سنی مسلک کی نمائندہ تصنیف ہے جس سے ثابت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا ہے کہ اہل سنت اہل بیت کے اسی قدر مداح اور جانثار ہیں جیسے اہل تشیع ہیں۔ اس کتاب سے ناصبیت یعنی اہل بیت دشمنی کی روک تھام ہوتی ہے۔ ناصبیت وہ فتنہ ہے جس سے علمائے اہل سنت ہمیشہ نبرد آزما رہے ہیں۔

مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے اپنی تصنیف "اس دور کا عظیم فتنہ" میں جہاں دیگر مکاتیب کا ذکر کیا ہے وہاں ناصبیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ناصبیت کا فلسفہ بھی کس قدر عجیب و لغو ہے کہ وہ شخص جو پورے عالم اور پوری انسانیت کے لیے مینارہ نور اور مشعل ہدایت بن کر آیا تھا وہ جب اس دنیا سے گیا تو اس کی بے چارگی کا یہ عالم ہے کہ اس کے گھر والے، اس کی بیٹی، اس کا داماد اس کے نواسے کوئی بھی تربیت یافتہ نہ تھا اور انہوں نے اپنی اونچ نیچ اور اپنے ذاتی مفادات اور حکومت و سلطنت کے لیے لڑائیاں لڑیں، مسلمانوں کا خون بہایا، انکے فلسفے سے ایک عجیب سی تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے۔ جو سراسر غلط ہے عقل جس کا بداہتہ انکار کرتی ہے ہو سکتا ہے کہ کوئی گمراہ ان کی تائید کرے مگر قرآن و حدیث سے ان کی ذرہ برابر بھی تائید نہیں ہوتی۔"

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی کی تصنیف ناصبی سازش (مکتبہ اہلسنت

والجماعت قاسم آباد لیاقت آباد کراچی) کے پیش لفظ کا آغاز مولانا نعمانی نے اس طرح کیا ہے۔

"اس نازک وقت اور خطرناک ترین دور میں اہل سنت عجیب صورت حال سے غیر شعوری طور پر دوچار ہوتے جا رہے ہیں اور جس گہری سازش کا شکار بنتے جا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اندرون خانہ "حب صحابہ" اور "رد شیعہ" کا لیبل لگا کر بکمال ذہانت مذہب اہل سنت کا تحریف شدہ جدید ایڈیشن تیار کیا جا رہا ہے "خلافت راشدہ" جیسی دینی اصطلاحات جن کا خود شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی طرف سے مفہوم و مصداق بالکل متعین ہے اس کی اصلی دینی حدود کو وسیع کر کے بے وزن اور بے اثر بنایا جا رہا ہے۔ حضرات عشرہ مبشرہ حضرت طلحہ حضرت زبیر اور خلیفہ رابع حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقابلے میں "یزید" کو "مرد میدان" کو اعلیٰ سیرت کا حامل، پیکر محاسن، خادم دین و ملت اور فہیم و مخلص بادشاہ کرایا جا رہا ہے اور عجیب تحریف یہ نت نئی تبدیلی اور خطرناک سازش خود چند نام نہاد اہل سنت افراد کے ہی ہاتھوں انجام پا رہی ہے۔

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

چنانچہ فی الوقت ملک کے طول و عرض میں غیر محدود طور پر ناصبیت کو فروغ دینے کی کوشش جاری ہے"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس صورت حال میں جس کا ذکر مفتی ولی حسن ٹونکی اور مولانا عبدالرشید نعمانی نے کیا ہے ایسی کوششوں کو سراہنا چاہیے جن کا مقصد مسلمانوں کو ناصبیت کے چنگل سے نجات دلانا ہے۔

سرالشہادتین ایسی ہی تصنیف ہے جس نے اپنے عہد میں اور بعد میں بھی علی مرتضیٰؑ، امام حسنؑ، اور امام حسینؑ سے محبت کے جذبات بیدار کیے۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas